السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محدثین کرام نے کتب صحیحہ کے علاوہ دوسری کتابوں میں ضعیف اور مردود روایات کیوں لکھی ہیں؟ براہِ مہربانی اس کی وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حافظ ابن حجر نے فرمایا: ''بل اکثر المحدثین فی الاعصار الماضیة من سنة مائتین وھلم جرا اذا ساقوا الحدیث یاسنادہ اعتقدوا انھم برؤا من عھدتہ۔ واللہ اعلم

بلکہ سن دو سو ہجری سے لے کر بعد کے گزشتہ زمانوں میں محدثین جب سند کے ساتھ حدیث بیان کردیتے تو یہ سمجھتے تھے کہ وہ اس کی مسئولیت سے بری ہوچکے ہیں۔ واللہ اعلم (لسان المیزان ج ۳ ص ۷۵، ترجمة سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، دوسرا نسخہ ج ۳ ص ۳۵۳، اللالی المنصوعہ للسیوطی ج ۱ ص ۱۹، دوسرا نسخہ ص ۲۵، تذکرة الموضوعات للفتنی ص ۷)

حافظ ابن تیمیہ نے فرمایا: لیکن (ابو نعیم الاصبہانی نے) روایات بیان کیں جیسا کہ ان جیسے محدثین کسی خاص موضوع کے بارے میں تمام روایتیں بیان کردیتے تھے تاکہ (لوگوں کو) علم ہوجائے۔ اگرچہ ان میں سے بعض کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاتی تھی۔ (منہاج السنہ ج ۴ ص ۱۵)

سخاوی نے کہا: اکثر محدثین خصوصاً طبرانی، ابو نعیم اور ابن مندہ جب سند کے ساتھ حدیث بیان کرتے تو وہ یہ عقیدہ رکھتے یعنی سمجھتے تھے کہ وہ اس کی مسئولیت سے بری ہوچکے ہیں۔ (فتح المغیث شرح الفیة الحدیث ج ۱ ص ۲۵۴، الموضوع)

ان تحقیقات سے معلوم ہوا کہ صحیحین ک علاوہ کتب حدیث مثلاً الادب المفرد للبخاری اور مسند احمد وغیرہما میں ضعیف حدیثیں بھی ہیں، جنھیں سند کے ساتھ روایت کرکے محدثین کرام بری الذمہ ہوچکے ہیں۔ یہ روایات انھوں نے بطورِ حجت واستدلال نہیں بلکہ بطورِ معرفت وروایت بیان کردی تھیں لہٰذا اصول حدیث اور اسماء الرجال کو مدنظر رکھنے کے بغیر صحیحین ک علاوہ دیگر کتب حدیث کی روایات سے استدلال یا حجت پکڑنا اور انھیں بطورِ جزم بیان کرنا جائز نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص298

محدث فتویٰ